ہم ایک گوہر یکتا گنوا کے بیٹھ گئے!

سکون زیست کی دولت لٹا کے بیٹھ گئے
ہم ایک گوہر یکتا گنوا کے بیٹھ گئے
وہ جب سے چہرۂ انور چھپا کے بیٹھ گئے
ہم اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا کے بیٹھ گئے
ترس رہی ہیں نگاہیں تمہاری صورت کو
اب آ بھی جاؤ کہ سب لوگ آ کے بیٹھ گئے
قریب کر لئے محبت نے ایک دنیا کو
عجیب بات ہے خود دور جا کے بیٹھ گئے
وفا شعار تھے تم کیا ہوا خدا کے لئے
کہ اپنے یاروں سے دامن چھڑا کے بیٹھ گئے
ہمارا جی نہیں لگتا کہیں تمہارے بغیر
مگر ہو تم، کہ کہیں جی لگا کے بیٹھ گئے
زمیں پہ پھولوں میں کم ہو گئی تھی بوئے وفا
کہ اب فلک پہ ستاروں میں جا کے بیٹھ گئے
رواں رہے گا یونہی کارواں بخاری کا
عدو نہ سمجھیں کہ ہم دل بجھا کے بیٹھ گئے
تڑپ کے چاک گریباں کریں گے باطل کا
وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم چوٹ کھا کے بیٹھ گئے

سید امین گیلانی